روزنامہ
الفضل
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
PH: 0092 4524 213029
بدھ 17- جنوری 2001ء 21 شوال 1421 ہجری- 17- صلح 1380 ھش جلد 51-86 نمبر 15

نیت کے مطابق اجر

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

جو شخص صبح اٹھ کر تہجد پڑھنے کی نیت کر کے سویا مگر اس کی آنکھ نہ کھلی تو اسے نیت کے مطابق اجر مل جائے گا- اور اس کی نینداس کے رب کی طرف سے اس پر انعام کے طور پر ہوگی-

(سنن نسائی کتاب قیام اللیل باب من اتی فراشه حدیث نمبر 1765)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں- یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں اور نیت کو دیکھتے ہیں- اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں- پس اگر انسان نیکی کرنے کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا- نہ وہ صلحاء سعداء وشہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض کو پا سکتا ہے- غرض-

نہ بزور نہ بزاری نہ بزر مے آید

بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہر مقصود ملتا ہے اور حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے-

(ملفوظات جلد سوم ص 397)

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے اعمال بجالانے چاہئیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تم جتنی بھی عبادتیں کرو وہ اس نیت سے کرو کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتے ہیں- اس کے سوا کوئی تمہاری نیت نہیں ہونی چاہئے تم اپنے نفسوں میں غور کر لیا کرو کہ اب جو ہم نماز پڑھنے لگے ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کے خوش کرنے کے لئے ہے یا کسی اور نیت سے- جب تم چندہ دیتے ہو تو اس وقت خیال کر لیا کرو کہ کتنی دفعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے دیا ہے یا چندہ مانگنے والے نے کہا کہ دو اور تم نے دے دیا اور تمہاری کوئی نیت نہ تھی- مانگنے والے نہیں جانتے کہ تم نے کس نیت سے دیا ہے لیکن تم دینے والے خوب جانتے ہو کہ دیتے وقت کیا نیت تھی- تمہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ ہم نے دین کی خاطر اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے دیا ہے- پس اسی طرح تمہارے ہر کام میں خدا تعالیٰ ہی مد نظر ہونا چاہئے اور تم اسی کے راضی کرنے کی نیت ہر کام میں کیا کرو- جب تمہاری ہر کام میں یہ نیت ہوگی تو تمہاری عبادتیں آج اور کل اور پرسوں اور اترسوں اور نتائج پیدا کریں گی اور تمہاری دن بدن ترقی ہی ہوتی جائے گی- دیکھو ایک کام ایک نیت سے اور اجر پیدا کرتا ہے- اور وہی کام دوسری نیت سے اور اجر- اگر کوئی شخص ایک آدمی پر زنبور یا بچھو بیٹھا ہوا دیکھے تو وہ جانتا ہے کہ اگر میں نے زنبور یا بچھو کو آہستہ سے پکڑا یا ہٹایا تو وہ ضرور کاٹے گا اس لئے وہ زور سے تھپڑ مار کر اسے مار دیتا ہے اور اس کا ایسا کرنا تھپڑ کھانے والے آدمی کے منہ سے کلمات شکر نکلواتا ہے- لیکن اگر کوئی کسی کو دکھ دینے کے لئے تھپڑ مارے تو وہ سزا پائے گا- تو ایک ہی کام سے نیتوں کے فرق سے دو مختلف نتیجے نکل آتے ہیں- پس تم عادتاً کوئی عبادت اور نیک کام نہ کرو- بلکہ نیتاً کرو- کئی آدمی کہتے ہیں کہ قوم کے لئے روپیہ دو- قوم کے لئے چندہ جمع کرو- قوم کے لئے یہ کرو اور وہ کرو میں کہتا ہوں قوم کیا چیز ہے- تم قوم کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے سب چندے دو- اور کبھی یہ

(باقی صفحہ 8 پر)

خاندان مسیح موعود میں شادی کی بابرکت تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا اثمر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی تقریب شادی ہمراہ محترمہ صاحبزادی امۃ الولی زبدہ صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب منعقد ہوئی- رخصتی مورخہ 13 جنوری 2001ء بروز ہفتہ عمل میں آئی- اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی- اگلے دن 14 جنوری 2001ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا- اس موقع پر بھی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کرائی-

محترم صاحبزادہ مرزا ثمر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے نواسے ہیں- اسی طرح محترمہ صاحبزادی امۃ الولی زبدہ صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی پوتی اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی نواسی ہیں- اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے- آمین

واقفین نو بچے / سیکرٹریان / والدین واقفین نو / متوجہ ہوں

○ وکالت وقف نو بیت الاظہار کے لینگوئج سنٹر میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کو عربی زبان سکھانے کے لئے کلاسوں کا اجرا کیا گیا ہے-

عربی زبان سیکھنے کے خواہش مند بچے / بچیاں مورخہ 2001-1-25 بوقت 4 بجے بعد نماز عصر بیت الاظہار میں تشریف لے آئیں واقفین نو بچوں / بچیوں کے علاوہ دیگر خواتین واحباب جو عربی زبان سیکھنے کے خواہش مند ہوں وہ بھی مذکورہ تاریخ اور وقت کے مطابق تشریف لائیں-

(یہ اعلان ربوہ میں مقیم احباب کے لئے ہے)
(وکالت وقف نو)

قادیان دارالامان میں

جماعت احمدیہ کا 109 واں جلسہ سالانہ

35 ہزار سے زائد افراد کی شمولیت - 23 ہزار سے زائد نومبائعین جلسہ میں شامل ہوئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا 109واں جلسہ سالانہ قادیان (انڈیا) میں 18.17.16 نومبر 2000ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ اپنی شاندار روایات کے ساتھ جاری رہ کر نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

قادیان سے موصولہ رپورٹس کے مطابق 16 نومبر بروز جمعرات مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ پہلے اجلاس میں وزیر تعلقات عامہ پنجاب جناب نتھا سنگھ دالم تشریف لائے۔ اسی روز 53 اخباری نمائندوں کے علاوہ جالندھر ٹی وی. ریڈیو اور Zee TV کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

دوسرے روز جمعۃ المبارک کے وقت وسیع و عریض جلسہ گاہ آخری کناروں تک بھر گیا اور ہزاروں افراد کو باہر کھلی فضا میں نماز ادا کرنا پڑی اور آخری اجلاس کے لئے جلسہ گاہ زنانہ اور مردانہ کو مزید وسیع کرنے کا انتظام کیا گیا۔

دوسرے اجلاس میں سابق وزیر خارجہ اور موجودہ ممبر پارلیمنٹ جناب آر۔ ایل۔ بھاٹیہ صاحب بھی تشریف لائے۔ اس روز جالندھر ریڈیو جلسہ کے متعلق مسلسل خبریں نشر کرتا رہا۔

تیسرے روز قادیان کے قرب و جوار کے دیہات سے قافلے اختتامی اجلاس تک جلسہ میں شامل ہوتے رہے۔ اختتامی اجلاس کے دوران تیز بارش ہوئی مگر حاضرین نے بڑی دلجمعی کے ساتھ جلسہ گاہ میں بیٹھ کر کارروائی سنی۔

ریاڑکی کالج تخلوالہ سے 500 غیر طالبات نے بھی اجتماعی طور پر جلسہ میں شرکت کی اور زنانہ جلسہ گاہ میں بیٹھ کر استفادہ کیا۔

قابل ذکر امر یہ بھی ہے کہ پنجاب کے علاوہ دیگر صوبوں سے مجموعی طور پر 104۔ اخباری نمائندے تشریف لائے۔

آخری اجلاس میں جناب پرکاش سنگھ بادل صاحب چیف منسٹر پنجاب نے اپنا تحریری پیغام بھجوایا جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی نہ ٹالی جانے والی مصروفیات اور مجبوریوں کی بنا پر جلسہ میں خود شامل نہ ہو سکنے کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی جملہ انتظامیہ اور حاضرین سے معذرت کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کا عالمی امن. آپس میں پیار و محبت اور انسانیت کی قدر و قیمت کو بڑھاوا دینے کے لئے ہمیشہ اہم کردار ادا کرنے کی تعریف کی انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ جماعت کی طرف سے شروع کئے گئے مذہبی اور سماجی کاموں نے ایک منفرد اور مضبوط سماج کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اختتامی اجلاس میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نومبائعین کو نصائح میں سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے محبت بھرے سلام پر مشتمل دعائیہ پیغام سنایا اور اس طرح اجتماعی دعا کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر کے دوران جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اختتامی اجلاس میں ڈپٹی کمشنر گورداسپور شری بی بکرم صاحب. پرنسپل سکھ نیشنل کالج. اے ڈی سی گورداسپور شری حسن لال صاحب. ایس ڈی ایم بٹالہ شری سبھروال صاحب. ایس ایس پی براڑ اور سابق منسٹر پنجاب جناب پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب اور حکیم سورن سنگھ صاحب کے علاوہ کئی دیگر سیاسی و غیر سیاسی تنظیموں کے سرکردہ افراد نے بھی شرکت فرمائی۔ امسال بنگال سے 18 آسام سے 15. اور آندھرا پردیش سے 15 بوگیوں پر مشتمل کل تین سپیشل ٹرینیں دو سے اڑھائی ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے قادیان پہنچیں۔ سپیشل ٹرین کی ہر بوگی میں باقاعدہ لاؤڈ سپیکر لگا کر نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا تھا۔

مہمانوں کے لئے 12۔ ایکڑ اراضی پر خیمے لگا کر رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ چاروں گیسٹ ہاؤسز. تعلیمی اداروں اور دفاتر وغیرہ کی عمارتیں بھی رہائش کے لئے استعمال کی گئیں۔ نیز ریتی چھلہ میں زیر تعمیر ہسپتال میں بھی مہمانوں کو ٹھہرایا گیا۔

کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک ہندوستان کے 20 صوبوں اور 18 بیرونی ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ امسال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں میں 23 ہزار نومبائعین تھے۔

ہندوستان کے اخبارات. ریڈیو اور ٹی وی نے جلسہ کی حاضری 45 ہزار بتائی ہے۔ جبکہ ہمارے انتظام کا محتاط اندازہ 35 ہزار کا ہے

(الفضل انٹرنیشنل 22 دسمبر 2000)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 19 جنوری 2001ء

12-30 a.m.	لقاء مع العرب نمبر118
1-30 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
2-50 a.m.	کوئز:۔ تاریخ احمدیت۔
3-30 a.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔ نمبر181
4-35 a.m.	ترکی سیکھیے۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
5-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-05 a.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر118
8-05 a.m.	اردو کلاس نمبر46
9-10 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
9-30 a.m.	ترکی سیکھیے۔
9-55 a.m.	ہومیوپیتھی کلاس نمبر181۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
11-45 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
12-05 p.m.	کوئز:۔ تاریخ احمدیت۔
12-45 p.m.	سرائیکی پروگرام۔
1-30 p.m.	لقاء مع العرب نمبر118
2-50 p.m.	اردو کلاس نمبر46
4-00 p.m.	انڈونیشین سروس
4-25 p.m.	بنگالی سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-55 p.m.	نظم۔ درود شریف۔
6-00 p.m.	خطبہ جمعہ۔
7-00 p.m.	دستاویزی پروگرام۔
7-35 p.m.	مجلس عرفان۔
8-30 p.m.	خطبہ جمعہ۔
9-30 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-15 p.m.	اردو کلاس نمبر47

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 20 جنوری 2001ء

12-20 a.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر119
1-25 a.m.	آدم خان صاحب سے انٹرویو۔
2-00 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
2-35 a.m.	خطبہ جمعہ۔
3-35 a.m.	کوئز پروگرام۔
4-05 a.m.	مجلس عرفان۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-10 a.m.	خطبہ جمعہ۔
7-10.a.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر119
8-20 a.m.	اردو کلاس۔ نمبر47
9-20 a.m.	کمپیوٹر سب کے لئے۔
10-00 a.m.	مجلس عرفان۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
11-50 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
12-20 p.m.	ایم ٹی اے ماریشس
1-30 p.m.	ایم ٹی اے قادیان
1-55 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر119
3-00 p.m.	اردو کلاس نمبر47
4-05 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m.	سیرت النبی ﷺ
6-05 p.m.	جرمن ملاقات۔
7-00 p.m.	بنگالی سروس۔
8-00 p.m.	کوئز: خطبات امام۔
8-55 p.m.	چلڈرنز کلاس۔
9-55.p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-20 p.m.	اردو کلاس نمبر48

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 21 جنوری 2001ء

12-40 a.m.	لقاء مع العرنمبر120
1-55 a.m.	عربی پروگرام۔
2-20 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
3-25 a.m.	ایم ٹی اے قادیان۔
4-05 a.m.	جرمن ملاقات۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-50 a.m.	کوئز:۔ خطبات امام۔
6-00 a.m	لقاء مع العرب۔ نمبر20
7-05 a.m.	کینیڈین پروگرام۔
8-05 a.m.	اردو کلاس نمبر48
9-35 a.m.	سیرت النبی ﷺ
9-45 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
12-00 p.m.	کوئز: خطبات امام۔
12-15 p.m.	جرمن ملاقات۔
1-10 p.m.	چائنیز پروگرام۔

باقی صفحہ 8 پر ☞

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

قسط اول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کمزوروں میں تلاش کرو

غرباء کے حقوق

مزدور کو اس کا حق پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو

از مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

سورہ الذّریت آیت بیس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (ترجمہ) "اور ان کے مالوں میں مانگنے والوں کا بھی حق تھا اور جو مانگ نہیں سکتے ان کا بھی (حق تھا)"

اسی طرح سورہ البلد آیت پندرہ تا سترہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

(ترجمہ) "یا بھوک کے دن کھانا کھلانا ہے یتیم کو جو قریبی ہو یا مسکین کو جو زمین پر گرا ہوا ہو"۔

سورہ البلد کی مذکورہ آیت 15 اور 16 کی تشریح میں حضرت مصلح موعود...... نے اپنے نوٹ میں لکھا ہے۔

"یعنی ترقیات روحانی تبھی ملتی ہیں جب انسان دنیا سے غلامی کو مٹائے یا دنیا سے غربت کو دور کرے اور اسی طرح یتیموں اور مسکینوں کا انتظام کرے۔

ایسا مسکین جس کا کوئی مددگار نہیں۔ کیونکہ جس کے دوست ہوتے ہیں وہ اگر زمین پر گر جائے تو اس کے دوست اسے پکڑ کر اٹھا لیتے ہیں۔ یہ مسکین جس کو اٹھانا (-) فرض ہے وہ مسکین ہے جس کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ وہ اگر گر جائے تو اس کو کوئی اٹھانے والا نہیں ہوتا"۔

(تفسیر صغیر ص 827 حاشیہ)

حضرت ابوالدرداءؓ سے ایک روایت ترمذی کتاب الجہاد میں بیان ہوئی ہے جس میں آپؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔ یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور انکی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

اسی طرح بخاری باب فضل من یعول یتیما میں حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ آپؐ نے وضاحت کی غرض سے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر دکھایا کہ اس طرح ۔

غرباء کے حقوق کے ضمن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی بہت اہم اور توجہ طلب ہے۔ جس میں آپؐ نے فرمایا "مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو"۔

(ابن ماجہ کتاب الرھون باب اجر الاجراء)

حدیث نبوی کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود غرباء کے حقوق اور ان سے ہمدردی و خیرخواہی سے متعلق فرماتے ہیں۔

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبرگیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک گروہ پیش ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ برا معاملہ کیا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا کپڑا نہ دیا بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔

غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبرگیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکرگزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خدا داد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔

خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اس شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔ پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دے گی۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہیے اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم۔ تکبر۔ خودپسندی۔ دوسروں کو ایذا پہنچانے اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جائے گا۔ کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خودپسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے اس میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اس کی جماعت میں غرباء داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں تکبر نہیں ہوتا۔ دولت مندوں کو یہی خیال اور فکر رہتا ہے کہ اگر ہم اس کے خادم ہو گئے تو لوگ کہیں گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر فلاں شخص کا مرید ہو گیا ہے اور اگر ہو بھی جاوے تب بھی وہ بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ الاماشاءاللہ۔ کیونکہ غریب تو اپنے مرشد اور آقا کی کسی خدمت سے عار نہیں کرے گا مگر یہ عار کرے گا۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے اور دولت مند آدمی اپنے مال و دولت پر ناز نہ کرے اور اس کو بندگان خدا کی خدمت میں صرف کرنے اور ان کی ہمدردی میں لگانے کے لئے موقع پائے اور اپنا فرض سمجھے تو پھر وہ ایک خیر کثیر کا وارث ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن ص 438-439)

زکوٰۃ کے علاوہ چندے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء کے زمانہ میں غرباء کا بڑی توجہ سے خیال رکھا جاتا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود..... فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں...... تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ علاوہ زکوٰۃ کے غرباء کی سب ضرورتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چندوں سے پوری فرمایا کرتے تھے اور اس ضمن میں بعض دفعہ صحابہؓ بڑی بڑی قربانیاں کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک وقت اپنا سارا مال دے دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک وقت قریباً سارا مال دے دیا اور یہ زکوٰۃ نہ تھی۔ پس جس قدر ضرورت تھی اس کے مطابق اس تعلیم نے کام دے دیا اور یہ طریق اس زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے بالکل کافی تھا۔ جب حکومت زیادہ پھیلی اور خلفاء کا زمانہ آیا تو اس وقت منظم رنگ میں غرباء کی ضروریات کو پورا کرنے کی جدوجہد کی جاتی تھی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسے رجسٹر بنائے گئے جن میں سب لوگوں کے نام ہوتے تھے اور ہر فرد کے لئے روٹی اور کپڑا مہیا کیا جاتا تھا اور فیصلہ کیا جاتا تھا کہ فی مرد اتنا غلہ۔ اتنا گھی۔ اتنا کپڑا اور اتنی فلاں فلاں چیز دی جائے۔ اس طرح ہر شخص کو چاہے وہ امیر ہو یا غریب اس کی ضروریات زندگی مہیا ہو جاتی تھیں اور یہ طریق اس زمانہ کے لحاظ سے بالکل کافی تھا۔ آج دنیا یہ خیال کرتی ہے کہ بولشوزم نے یہ اصول ایجاد کیا ہے کہ ہر فرد کو اس کی ضروریات زندگی مہیا کی جانی چاہئیں حالانکہ عمل بھی کیا جا چکا ہے بلکہ یہاں تک تاریخوں میں آتا ہے کہ شروع میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو فیصلہ کیا تھا اس میں ان چھوٹے بچوں کا جو شیرخوار ہوں خیال نہیں رکھا گیا تھا اور اسلامی بیت المال سے اس وقت بچے کو مدد ملنی شروع ہوتی تھی جب ماں بچے کا دودھ چھڑا دیتی تھی۔ یہ

دیکھ کر ایک عورت نے اپنے بچے کا دودھ چھڑا دیا تاکہ بیت المال سے اس کا بھی وظیفہ مل سکے۔ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ گشت لگا رہے تھے کہ آپ نے ایک جھونپڑی میں سے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے اور پوچھا کہ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے۔ اس عورت نے کہا عمر نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ جب تک بچہ دودھ پینا نہ چھوڑے اس کا وظیفہ نہیں لگ سکتا۔ اس لئے میں نے اس بچے کا دودھ چھڑا دیا ہے تاکہ وظیفہ لگ جائے اور اسی وجہ سے یہ رو رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا واہ عمر معلوم نہیں تو نے کتنے عرب بچوں کا دودھ چھڑوا کر آئندہ نسل کو کمزور کر دیا ہے چنانچہ اس کے بعد انہوں نے حکم دے دیا کہ پیدائش سے ہی ہر بچے کو وظیفہ ملا کرے"۔

("نظام نو" ص 110 تا 112)

ابتداء سے ہی غریبوں کی مدد کا اعلان

اسی طرح حضرت مصلح موعود...... اپنے لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" میں فرماتے ہیں:-

"(دین) نے اپنی ابتداء میں ہی غرباء کے ابھارنے اور ان کی مدد کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ سورتیں جو بالکل ابتدائی زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں جب ان کا مطالعہ کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان ابتدائی سورتوں میں سب سے زیادہ غرباء کو ابھارنے۔ ان کی مدد کرنے اور ان کو ترقی کی دوڑ میں آگے لے جانے کا ذکر آتا ہے اور مومنوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ اگر وہ قومی ترقی چاہتے ہیں. اگر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا طریقہ یہی ہے کہ غرباء کی مدد کریں۔ ان کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا جب ابھی دوسرے احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئے تھے۔ ابھی قرآن کریم نے نمازوں کی تفصیل بیان نہیں کی تھی۔ ابھی قرآن کریم نے تجارت کے اصول بیان نہیں کئے تھے۔ ابھی لین دین کے احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئے تھے۔ ابھی میاں بیوی کے حقوق یا راعی اور رعایا کے حقوق یا آقا اور ملازمین کے حقوق کی تفصیلات بیان نہیں ہوئی تھیں لیکن اس ابتدائی زمانہ میں قرآن نے غرباء کو ابھارنے اور ان کی مدد کرنے کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی۔ بلکہ ان کو نہ ابھارنے اور ان کی مدد نہ کرنے کے نتیجہ میں قوم کی تباہی کی خبر دی اور بتایا کہ وہ قوم اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بن جاتی ہے جو غرباء کے حقوق کو نظرانداز کر دیتی ہے"۔

("اسلام کا اقتصادی نظام" ص 22-23)

رؤسا کو ہدایت

غرباء کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رؤساء کو بھی خصوصی طور پر ہدایات دیا کرتے تھے۔

چنانچہ علاقہ بحرین کا رئیس جب مسلمان ہوا تو آپ نے ہدایت بھجوائی کہ "جن لوگوں کے پاس زمین نہیں ہے ان میں سے ہر شخص کو ملکی خزانہ میں سے چار درہم اور لباس گزارہ کے لئے دیا جائے"۔

(سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ص 702)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے واقعات

غرباء کو خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت و مقام حاصل ہے اور دولتمندوں پر جس طور پر فضیلت حاصل ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے غرباء کو جو عزت اور احترام دیتے اور جس طرح انکے جذبات و احساسات کا خیال رکھتے۔ بعض واقعات سے اس کی خوب عکاسی ہوتی ہے۔ چند واقعات کا ذکر کرتے ہوئے علامہ شبلی لکھتے ہیں:-

عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مسجد نبوی میں بیٹھا تھا اور غریب مہاجر لوگ حلقہ باندھے ایک طرف بیٹھے تھے۔ اس اثناء میں آپ تشریف لے آئے اور انہی کے ساتھ مل کر بیٹھ گئے. یہ دیکھ کر میں بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ فقرائے مہاجرین کو بشارت ہو کہ وہ دولتمندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ سن کر ان کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے اور مجھے حسرت ہوئی کہ کاش میں بھی ان ہی میں ہوتا۔

ایک دفعہ آپ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے. اس اثنا میں ایک شخص سامنے سے گزرا. آپ نے اپنے پہلو کے ایک آدمی سے دریافت فرمایا کہ اس کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ امراء کے طبقہ میں سے ایک صاحب ہیں۔ خدا کی قسم یہ اس لائق ہے کہ اگر رشتہ چاہے تو کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ یہ سن کر آپ خاموش ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد ایک اور صاحب اسی راہ سے گزرے۔ آپ نے پھر اس سے استفسار فرمایا کہ اس کی نسبت کیا کہتے ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ! یہ فقرائے مہاجرین میں سے ہے اور اس لائق ہے کہ اگر رشتہ چاہے تو واپس کر دیا جائے۔ اور سفارش کرے تو رد کر دی جائے۔ اگر کچھ کہنا چاہے تو نہ سنا جائے ارشاد ہوا کہ تمام روئے زمین میں اگر اس امیر جیسے آدمی ہوں تو اس سے یہ ایک غریب بہتر ہے۔

آنحضرت ﷺ اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ خداوندا مجھے مسکین زندہ رکھ. مسکین اٹھا اور مسکینوں ہی کے ساتھ میرا حشر کر۔ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا. یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیوں؟ فرمایا۔ اس لئے کہ یہ دولت مندوں سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ پھر فرمایا اے عائشہؓ کسی مسکین کو اپنے دروازہ سے نامراد نہ پھیرو۔ گو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہؓ غریبوں سے محبت رکھو اور انکو اپنے سے نزدیک کرو تو خدا بھی تم کو اپنے سے نزدیک کریگا۔

ایک دفعہ غریب مسلمانوں نے آکر خدمت اقدس میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! امراء ہم سے درجہ اخروی میں بھی بڑھتے جاتے ہیں. نماز. روزہ جس طرح ہم کرتے ہیں. وہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن صدقات و خیرات سے جو نیکیاں انکو ملتی ہیں ان سے ہم محروم ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جس سے تم اگلوں کے برابر ہو جاؤ اور پچھلوں سے بڑھ جاؤ اور پھر کوئی تمہاری برابری نہ کر سکے. عرض کی ہاں یا رسول اللہ! بتائیے؟ ارشاد ہوا۔ ہر نماز کے بعد 33,33 دفعہ سبحان اللہ. الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ کچھ دن کے بعد یہ وفد پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے دولت مند بھائیوں نے بھی یہ وظیفہ سن لیا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ فرمایا یہ خدا کی دین ہے۔ جس کو چاہے دے۔ مسلمانوں سے جو زکوٰۃ وصول ہوتی تھی اس کی نسبت عام حکم تھا کہ ہر قبیلے کے یا ہر شہر کے امراء سے لیکر وہیں کے غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ صحابہ اس کی شدت سے پابندی کرتے تھے اور ایک جگہ کی زکوٰۃ دوسری جگہ نہیں بھیجتے تھے۔

عوالی میں ایک عورت رہتی تھی وہ بیمار پڑی اس کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی. خیال تھا کہ وہ آج کسی وقت مرجائے گی. آپ نے لوگوں سے کہا کہ وہ مرجائے تو میں جنازہ کی نماز خود پڑھاؤں گا. اس کے بعد دفن کی جائے اتفاق سے اس نے کچھ رات گئے انتقال کیا۔ اس کا جنازہ جب تیار ہو کر لایا گیا تو آپ آرام فرما رہے تھے صحابہ نے اس وقت آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھی اور رات ہی کو دفن کر دیا. صبح آپ نے دریافت فرمایا تو لوگوں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ یہ سن کر کھڑے ہوگئے اور صحابہ کو ساتھ لے کر دوبارہ اس کی قبر پر جاکر نماز جنازہ ادا کی۔

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن پہلے پہر ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پورا قبیلہ مسافر وار حاضر خدمت ہوا. ان کی ظاہری حالت اس درجہ خراب تھی کہ کسی کے بدن پر کوئی کپڑا ثابت نہ تھا. برہنہ تن. برہنہ پا کھالیں بدن سے لپٹی ہوئی. تلواریں گلوں میں پڑی ہوئیں. ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ بے حد متاثر ہوئے. چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا. اضطراب میں آپ اندر گئے باہر آئے۔ پھر حضرت بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا. نماز کے بعد آپ نے خطبہ دیا اور تمام مسلمانوں کو انکی امداد و اعانت کے لئے آمادہ کیا۔

(سیرت النبی از علامہ شبلی جلد دوم ص 221-222)

جاری ہے

استویٰ علی العرش سے مراد

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کی چار صفتیں ہیں جن سے ربوبیت کی پوری شوکت نظر آتی ہے۔ اور کامل طور پر چہرہ اس ذات ابدی ازلی کا دکھائی دیتا ہے چنانچہ خدائے تعالیٰ نے ان ہر چہار صفتوں کو سورۃ فاتحہ میں بیان کر کے اپنی ذات کو معبود قرار دینے کے لئے ان لفظوں سے لوگوں کو اقرار کرنے کی ہدایت دی ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنی اے وہ خدا جو ان چار صفتوں سے موصوف ہے ہم خاص تیری ہی پرستش کرتے ہیں کیونکہ تیری ربوبیت تمام عالموں پر محیط ہے اور تیری رحمانیت بھی تمام عالموں پر محیط ہے اور تیری رحیمیت بھی تمام عالموں پر محیط ہے اور تیری صفت مالکانہ جزا و سزا کی بھی تمام عالموں پر محیط ہے اور تیرے اس حسن اور احسان میں بھی کوئی شریک نہیں اس لئے ہم تیری عبادت میں بھی کوئی شریک نہیں کرتے۔

اب واضح ہو کہ خدا تعالیٰ نے اس سورۃ میں ان چار صفتوں کو اپنی الوہیت کا مظہر اتم قرار دیا ہے..... اور اصولی طور پر کوئی فعل اللہ تعالیٰ کا ان چار صفتوں سے باہر نہیں سو در حقیقت استویٰ علی العرش کے یہی معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی یہ صفات جب دنیا کو پیدا کر کے ظہور میں آگئیں تو اللہ تعالیٰ ان معنوں سے اپنے عرش پر پوری وضع استقامت سے بیٹھ گیا کہ کوئی صفت لازمہ الوہیت سے باہر نہیں رہی اور تمام صفات کی پورے طور پر تجلی ہو گئی جیسا کہ جب اپنے تخت پر بادشاہ بیٹھتا ہے تو تخت نشینی کے وقت اس کی ساری شوکت ظاہر ہو جاتی ہے۔ ایک طرف شاہی ضرورتوں کے لئے طرح طرح کے سامان تیار ہونے کا حکم ہوتا ہے اور وہ فی الفور ہو جاتے ہیں اور وہی حقیقت ربوبیت عامہ ہیں دوسری طرف خسروانہ فیض سے بغیر کسی عمل کے حاضرین کو جود و سخاوت سے مالا مال کیا جاتا ہے تیسری طرف جو لوگ خدمت کر رہے ہیں ان کو مناسب چیزوں سے اپنی خدمات کے انجام کے لئے مدد دی جاتی ہے چوتھی طرف جزا سزا کا دروازہ کھولا جاتا ہے کسی کی گردن ماری جاتی ہے اور کوئی آزاد کیا جاتا ہے۔ یہ چار صفتیں تخت نشینی کے ہمیشہ لازم حال ہوتی ہیں پس خدا تعالیٰ کا ان ہر چہار صفتوں کو دنیا پر نافذ کرنا گویا تخت پر بیٹھنا ہے جس کا نام عرش ہے"۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن نمبر 19 ص 455، 457 حاشیہ)

محمد قاسم جوکہ صاحب

میرا بھائی' ڈاکٹر راجہ

6 نومبر 1999ء کی شام وہ پیارا وجود ہمیں سسکیوں اور آہوں میں چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گیا. کہنے کو تو وہ شخص چھیاسٹھ برس زندہ رہا لیکن جتنی بھرپور زندگی اس نے گزاری وہ ایک بہت لمبے عرصہ پر بھی بھاری ہے۔ مرحوم کی نصف زندگی پر تو راقم الحروف خود شاہد ہے۔ محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے. عالم دین. ڈاکٹر. داعی الی اللہ. شاعر. ادیب. ایک نہایت شفیق باپ. ایک مہربان بھائی. محبت کرنیوالا شوہر. اور سب سے بڑھ کر ایک فدائی خادم سلسلہ۔

ڈاکٹر بھائی راجہ نذیر احمد ظفر خاکسار کے نسبتی بھائی تھے۔ اخوت کا جو رشتہ تین عشرے قبل قائم ہوا وہ انہوں نے نہایت احسن رنگ میں اپنی آخری سانس تک نبھایا۔ خاکسار والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ شادی کے بعد ایک روز مجھے ایک عرب روایت سنائی اور اس روایت کے مطابق مجھے اپنا پانچواں بھائی گردانا. اور میں اس بات پر گواہ ہوں کہ انہوں نے اپنے کہے کو سچ کر دکھایا۔ محبت کا یہ سلوک صرف مجھ تک محدود نہ تھا۔ اپنے دور کے رشتہ داروں سے بھی اتنی ہی محبت سے ملتے تھے۔ مہمان نوازی کو عبادت شمار کرتے تھے۔ اور اس میں اپنے پرائے کا امتیاز روا نہ رکھتے تھے. البتہ اپنوں کی مہمان نوازی کے وقت یہ وصف دو آتشہ ہو جاتا تھا۔ خاکسار بسلسلہ ملازمت پنجاب کے مختلف شہروں میں تعینات رہا۔ جب کبھی ربوہ آنے کا موقع ملتا تو بے حد خوشی کا اظہار کرتے۔ خواہ قیام کتنا ہی طویل ہوتا ان کا اصرار مزید قیام کے لئے برقرار رہتا تھا۔ ان کی شعر و سخن سے دلچسپی غیر معمولی تھی. رات گئے تک نشست رہتی ساتھ خور و نوش کا سلسلہ بھی جاری رہتا اور اپنا کلام خاکسار سے پڑھوا کر بہت خوش ہوتے۔

مرحوم زندگی بھر جدوجہد کرتے رہے اور ہر حال میں صبر و شکر ادا کیا. دعوت الی اللہ کو ہمیشہ اپنے رزق کے حصول پر فوقیت دی بلکہ کہا کرتے تھے کہ میں اللہ کا کام کرتا ہوں اور وہ میرے کام کرتا ہے۔ اور سچ ہے کہ اس رب العالمین نے انہیں خوب فراخی عطا کی. ایک دفعہ ان کے گھر میں ڈکیتی کی واردات ہوئی. معلوم ہونے پر خاکسار بھی سرگودھا سے حاضر خدمت ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے ادارہ میں قریباً ستر ملازمین کام کرتے ہیں آپ دو ملازمین اور رکھ لیں یعنی ایک باورچی اور ایک چوکیدار. اگلی بار ملاقات پر باورچی رکھ لیا تھا۔

طبیعت میں بے حد نفاست تھی. اپنی آرائش اور تزئین کا بہت خیال رکھتے تھے. اللہ تعالیٰ نے بھی مردانہ وجاہت سے وافر حصہ دے رکھا تھا. توانا جسم. نکھرتا رنگ اور شاداب چہرہ. پھل کھانے کا بہت شوق تھا لیکن اعتدال کے ساتھ. خاص طور پر آم سے بہت رغبت تھی. ڈاکٹر صاحب پھل فروشوں میں بہت مقبول تھے۔ پھل کی خریداری پر بے دریغ رقم خرچ کرتے تھے اور اعلیٰ قسم کا پھل خریدتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی گاڑی رکتے ہی پھل فروشوں کی باچھیں کھل جاتی تھیں۔

اپنے اس شوق میں اپنے عزیز اقرباء کو ہمیشہ شامل رکھا مجھے یاد نہیں کہ وہ کبھی خالی ہاتھ خاکسار کے گھر آئے ہوں۔

مطالعہ سے بہت شغف تھا. علم قرآن و حدیث سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا. حسب موقع آیات و احادیث بیان کرتے تو یوں معلوم ہوتا گویا کسی ماہر جوہری نے نگینہ جڑ دیا ہے۔ ملکی سیاست میں گہری دلچسپی رکھتے تھے اور ان کے سیاسی تجزیوں پر عقل دنگ رہ جاتی تھی۔ بعد کے حالات ان کی پیش بینی کی تائید کرتے۔ ایک اعلیٰ درجہ کے محب وطن تھے۔ ایک عرصہ تک اپنے محلہ کی بیوت میں درس قرآن بھی دیتے رہے۔ ملک کی سلامتی اور ترقی کے لئے اکثر دعا کی تحریک کرتے تھے۔

خاکسار کے پاس سرگودھا میں مہمان تھے. صبح گھر پر ہی نماز فجر ادا کی. خاکسار کو حضرت مسیح موعود کی کسی کتاب سے درس دینے کو کہا۔ "حقیقۃ الوحی" سے میں نے کچھ حصہ سنایا. بہت خوش ہوئے اور حضور کی تحریر کے باریک نکتے سمجھانا شروع کر دیئے درس میں میرا بیٹا جو انگریزی ادب سے گہرا شغف رکھتا ہے شامل تھا. اس پر اپنا نقطۂ نظر واضح کرنے کے لئے شیکسپیئر کے ایک مشہور ڈرامے سے حوالے دے کر رحمانی اور شیطانی الہامات کا فرق سمجھایا۔ انسانی ہمدردی کے لئے تکلیف اٹھا کر بہت حظ لیتے تھے۔ کسی پر احسان کر کے فوراً بھول جاتے. انکی وفات پر لوگوں نے جن کے ساتھ انہوں نے حسن سلوک کیا تھا عجیب و غریب واقعات بیان کئے جن کو سن کر انکی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

بزرگوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت کے بارے میں اگر پڑھا سنا تھا تو اس کا عملی نمونہ ڈاکٹر بھائی کی ذات میں دیکھا۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں سے ان کا جو سلوک رہا اس کی مثالیں کم ہی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ چھوٹے بھائیوں کو اپنی حقیقی اولاد سے بڑھ کر پیار دیا. یہی وجہ ہے کہ بھائی کی جدائی پر ان کے کلیجے شق ہوئے جاتے ہیں۔

خدمت سلسلہ پر ہر وقت کمربستہ رہتے تھے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ دامے. درمے. سخنے. قدمے. ہر رنگ میں سلسلہ کی خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھتے. مرحوم کی مالی قربانیوں کے واقعات تو قارئین مختلف مضامین میں پڑھ ہی چکے ہیں۔

اپنے انتقال سے چند لمحات قبل اپنے بیٹوں (عزیزان راجہ رفیق احمد و راجہ رشید احمد) کو انتہائی نگہداشت کے کمرے میں طلب کیا اور جو ہدایات دیں ان میں سے کوئی بھی دنیا کے معاملات سے متعلق نہ تھی. کہا کہ لائبریری کی کتب واپس کر دینا. خاکسار سے متعلقہ ایک کام کے بارے میں بیٹوں کو ہدایت کی اور کہا کہ جو وظائف بیوگان اور یتامیٰ کے لئے انہوں نے جاری کر رکھے ہیں ان کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے. اس کے بعد کلمۂ شہادت اور کچھ دعائیں کیں اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ قارئین سے درخواست ہے کہ میرے بھائی کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ایندھن کی اقسام

ایندھن سے ہم توانائی حاصل کرتے ہیں جو بنیادی طور پر حرارت کی شکل میں ہوتی ہے اور اس حرارت سے براہ راست کام لینے کے ساتھ ساتھ اس کو بجلی میں تبدیل کر کے ایسے بے شمار کام لئے جاتے ہیں جو محض حرارت سے ممکن نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کو رنگا رنگ کی اور بے شمار نعمتیں عطا کر رکھی ہیں وہاں ایندھن کا بھی خود ہی انتظام فرمادیا ہے جس کے بغیر زندگی' زندگی نہ رہتی' ایندھن سے مراد یہاں درختوں کی وہ لکڑی نہیں ہے جسے ہم تندوروں اور چولہوں میں جلاتے ہیں۔ اگرچہ وہ بھی کم ترقی یافتہ علاقوں میں انسان کے بڑے کام آتی ہے لیکن دنیا کی مجموعی ایندھن کی ضروریات پورا کرنے میں اس کا کردار نہ ہونے کے برابر ہے۔ بڑے بڑے صنعتی کارخانوں میں۔ سٹیل ملز اور بجلی پیدا کرنے کے مراکز میں تو اس لکڑی سے کام نہیں لیا جاسکتا۔ خدا تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا فرمایا تو اس کے لئے روئے زمین پر اس کی ضرورت اور آرام و آسائش کی ہر چیز بھی پیدا فرمادی۔ جوں جوں انسان ترقی کی منازل طے کرتا گیا اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے جلوے زیادہ سے زیادہ عیاں ہوتے گئے۔ ہزاروں لاکھوں سال پہلے سے خدا تعالیٰ نے زیر زمین کوئلے کے بڑے بڑے ذخائر پیدا ہو جانے کے اسباب مہیا فرما رکھے تھے جو جنگلات کے زیر زمین دفن ہو جانے کا نتیجہ تھے۔ خدا تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔ اسے علم تھا کہ اتنے ہزار سال بعد انسان کو کوئلے کی وسیع پیمانہ پر ضرورت پڑے گی۔ چنانچہ اس نے جنگل اگائے اور پھر انہیں زیر زمین دفن کر دینے کے جغرافیائی حالات پیدا فرمادیئے اور یوں ہمیں بوقت ضرورت وسیع ذخائر کی صورت میں دنیا بھر میں کوئلہ میسر آگیا۔ چنانچہ آج دنیا بھر کی توانائی کی کل ضرورت کا 35 فیصد کوئلہ سے پورا ہو رہا ہے جس کا بیشتر حصہ سٹیل ملز اور بجلی گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح آج سے لاکھوں سال پہلے ڈائنو سارز تمام روئے زمین پر محیط تھے۔ ان چالیس فٹ اونچے اور سو فٹ سے زیادہ لمبے خونخوار جانوروں کی موجودگی میں جن میں سے بعض ہوا میں اڑتے بھی تھے۔ دوسری قسم کی حیوانی زندگی اور انسان کے زندہ رہنے کے کیا امکانات تھے؟ ذرا تصور کریں ایک پندرہ بیس فٹ لمبا ڈائنو سار خونخوار دانتوں والا منہ کھولے اور تیز پنجے پھیلائے آپ کے عین اوپر ہوا میں منڈلا رہا ہے! خدا تعالیٰ نے کائنات تو انسان کے لئے پیدا کی تھی نا۔ لہٰذا انسان کی پیدائش کے بعد کی ضرورت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان ڈائنو سارز کو بھی جنگلات کی طرح زیر زمین دفن کر دیا اور جس طرح زمین کی اندرونی شدید حرارت اور دباؤ سے درخت کوئلے میں تبدیل ہو گئے تھے اسی طرح ڈائنو سارز تیل اور گیس میں تبدیل ہو گئے۔ نچلی گہرائی میں تیل اور اس سے اوپر کی سطح پر گیس چنانچہ آج تمام دنیا کی توانائی کی کل ضرورت میں سے 40 فیصد تیل اور 20 فیصد گیس سے پوری ہوتی ہے۔ ان دو قدرتی ذرائع کے علاوہ بھی ایندھن حاصل کرنے کے کئی ذرائع ہیں جن کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔

زمین میں مدفون ذرائع

FOSSIL FUELS

لمبے عرصہ تک زیر زمین دفن رہنے کے بعد اشیاء جن ڈھانچوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں انہیں Fossils کہا جاتا ہے چنانچہ متذکرہ بالا قدرتی کوئلے اور قدرتی تیل مع گیس کے اس پہلی قسم کے ایندھن یعنی Fossil Fuels کہلاتے ہیں لیکن یہ ایندھن بڑی تیزی کے ساتھ اب ختم ہوتا جا رہا ہے۔ سن 1900 سے لے کر اس پوری صدی میں اس ایندھن کا خرچ ہر بیس سال بعد دوگنا ہوتا رہا ہے جس کی وجہ محض

آبادی میں اضافہ ہی نہیں ہے بلکہ صنعتی انقلاب کے نتیجہ میں دنیا بھر میں ہر قسم کے کارخانوں اور بجلی گھروں کی بہتات ہے۔ کوئلہ بطور ایندھن اگرچہ سستا اور وافر مقدار میں دستیاب ذریعہ ہے لیکن اس کی نقل و حمل اور استعمال کافی مشکل اور گندگی پیدا کرنے والا ہے اس لئے کوئلے کو تیل اور گیس کی شکل میں بھی تبدیل کیا جاتا ہے جسے استعمال کرنا نسبتاً آسان اور صاف ستھرا ہے لیکن یہ طریقہ کافی مہنگا پڑتا ہے گیس اور تیل جن علاقوں سے نکالے جاتے ہیں وہاں ایسی ریت بہت بڑی مقدار میں موجود ہوتی ہے جس کے اندر تیل جذب ہوتا ہے اسے Oil Sands کہا جاتا ہے۔ تیل اور گیس نکالنے کی نسبت اس ریت سے تیل حاصل کرنا فی الحال بہت مہنگا پڑتا ہے۔ لیکن مستقبل میں اس بات کا روشن امکان ہے کہ زیادہ بہتر ٹیکنالوجی کی بدولت یہ تیل آسانی سے حاصل ہو جائے اور اس قسم کی ریت کے ذخائر کی وسعت کو دیکھتے ہوئے گمان کیا جاسکتا ہے کہ آئندہ زمانہ میں تیل حاصل کرنے کا یہ سب سے بڑا ذریعہ ثابت ہو گا۔ اسی طرح مسام دار پتھروں کے زیر زمین بڑے بڑے پہاڑ موجود ہیں جنہیں Oil Shale کہا جاتا ہے ان پتھروں کے بڑے بڑے ذخائر زمین میں سے کھود کر ان میں سے تیل حاصل کیا جارہا ہے۔ لیکن سردست یہ طریقہ بھی زمین میں سے براہ راست تیل اور گیس حاصل کرنے کی نسبت زیادہ محنت طلب اور مہنگا ہے۔

ہوا اور پانی سے توانائی

ان قدرتی ذرائع سے توانائی کا حصول سب سے زیادہ سستا اور دیرپا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ایک تو پانی کا دریا یا جھیل وغیرہ کی صورت میں بڑا ذخیرہ درکار ہے اور دوسرے پانی کا اوپر کی سطح سے نیچے کی سطح کی طرف بہنے کا نظام درکار ہے۔ جہاں جہاں قدرتی طور پر دریا آبشار اور سمندری مدوجزر کے نتیجہ میں ایسے حالات موجود ہیں وہاں ہائیڈرو الیکٹرک توانائی پیدا کی جا رہی ہے اور اس کے لئے بڑے بڑے ڈیم بنائے جاتے ہیں جیسے پاکستان میں تربیلا ڈیم اور منگلا ڈیم موجود ہیں۔ اسی طرح سمندر کے پانی کو مد کے وقت یعنی چھ گھنٹہ تک جو پانی روزانہ دو بار بلند ہو کر سمندر کے کناروں سے باہر نکلتا ہے اسے ڈیم کی صورت میں جمع کر کے اس سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ فرانس میں 1966ء سے ایسا پلانٹ کام کر رہا ہے۔ لیکن اس میں بھی دقت یہ ہے کہ جگہ جگہ ایسے پلانٹ بنانے کے لئے جگہ اور حالات سازگار نہیں ملتے اور پھر یہ کہ یہ بجلی لگاتار پیدا نہیں کی جاسکتی۔ ایسا پلانٹ وقفوں وقفوں سے ہی کام کر سکتا ہے۔ اسی طرح ایسی جگہوں پر جہاں ہوا لگاتار لمبے عرصہ تک تیز چلتی ہے وہاں Windmills لگائی جاتی ہیں۔ پانی کی طرح توانائی پیدا کرنے کا یہ ذریعہ بھی بہت سستا، دیرپا اور صاف ستھرا ہے لیکن وہی مشکل کہ ایسی سازگار جگہیں دنیا میں بہت ہی محدود تعداد میں ہیں۔

ایٹمی توانائی

Fission کے عمل سے جس میں ایٹم کو پھاڑ کر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے بہت زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے ایٹم بم کی صورت میں اس توانائی کو کنٹرول کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ تباہی پیدا کرتی ہے لیکن نیوکلیئر پلانٹ میں اس توانائی کو کنٹرول کیا جاتا ہے اور اس سے بھاپ پیدا کر کے ٹربائن چلائی جاتی ہے جو آگے جنریٹر کے ذریعہ بجلی پیدا کرتی ہے۔ یہ طریقہ تیل اور کوئلہ کی نسبت زیادہ صاف ستھرا ہے کیونکہ اس سے ماحول میں آلودگی پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن اس میں پیدا کی گئی حرارت تمام کی تمام استعمال نہیں ہو سکتی اور جب تک اس تمام حرارت کو جذب کرنے کا انتظام نہ کیا جائے یہ حرارت بذات خود آلودگی بن جاتی ہے۔ نیز نیوکلیئر پلانٹ میں ٹنوں کے حساب سے تابکار فضلہ پیدا ہوتا ہے جس کو حفاظت سے ٹھکانے لگانا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ان مسائل کی وجہ سے ابھی دنیا میں وسیع پیمانے پر توانائی پیدا کرنے والے اس ذریعہ کو استعمال نہیں کیا جا رہا اور دنیا بھر میں پیدا کی جانے والی توانائی کا صرف ایک فیصد حصہ اس طریقہ سے پیدا کیا جاتا ہے البتہ بڑے بڑے بحری جہازوں اور آبدوزوں میں ایٹمی توانائی کے پلانٹ بہت زبردست کام کر رہے ہیں کیونکہ جس وسیع پیمانے پر وہاں توانائی اور تازہ آکسیجن پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے (زیر آب آبدوز کے اندر) اس کے لئے اس کا کوئی متبادل موجود نہیں ہے۔

ایٹم سے توانائی پیدا کرنے کا دوسرا طریقہ Fusion ہے جس میں شدید حرارت کے ذریعہ دو ایٹموں کو آپس میں ملا کر ایک کیا جاتا ہے۔ یعنی ایٹم بم سے بالکل برعکس۔ اس طریقہ سے پیدا کی گئی توانائی مقابلۃً بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن اس توانائی کو ابھی تک کنٹرول نہیں کیا جاسکا۔ اس عمل کو تھرمل نیوکلیئر توانائی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور سورج میں اسی عمل سے توانائی پیدا ہو رہی ہے۔ نیوکلیئر توانائی پیدا کرنے کے لئے یورینیم اور پلوٹونیم استعمال ہوتے ہیں جو دونوں ہی تابکاری پیدا کرنے والے مادے ہیں اور ان سے تابکار فضلہ پیدا ہوتا ہے لیکن تھرمل نیوکلیئر سے عمل کے لئے ڈیوٹیریم Deuterium استعمال ہوتا ہے جو تابکار فضلہ پیدا نہیں کرتا۔ اس لئے سائنسدان سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں کہ اس توانائی کو کنٹرول کے اندر پیدا کیا جائے جس دن اس میں کامیابی ہوگئی یوں سمجھئے ہزاروں سال کے لئے دنیا کا توانائی کا مسئلہ حل ہو گیا۔ کیونکہ ایک تو اس طریقہ میں توانائی بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے اور دوسرے یہ ماحول میں آلودگی پیدا نہیں کرتا۔

سورج کی حرارت سے توانائی

بڑے بڑے سائز کی ایسی دھاتوں کی چادریں جو حرارت کو جذب کرتی ہیں سورج کے رخ پر لگا کر ان سے حرارت اکٹھا کر کے اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ محدود پیمانے پر اس حرارت کو موسم سرما میں گھروں کو گرم رکھنے اور گرم پانی کے حصول کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ خلائی سفر کے لئے جتنے خلائی جہاز چھوڑے جاتے ہیں ان میں Solar Energy پیدا کرنے والے آلات لگے ہوتے ہیں اور وہ انہی سے کام کرتے ہیں۔ Solar Cells سورج کی حرارت کو بجلی میں تبدیل کرتے ہیں۔ لیکن اس ذریعہ سے وسیع پیمانہ پر توانائی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ ایک تو اس کی بڑی بڑی چادروں کے لئے وسیع جگہ درکار ہے اور پھر رات کے وقت یا خراب موسم میں یہ طریقہ کام نہیں دے سکتا۔

زیر زمین حرارت سے توانائی

ہم جانتے ہیں کہ زمین کی گہرائی میں شدید حرارت موجود ہے جو پتھروں اور دھاتوں کو بھی پگھلائے رکھتی ہے اور زمین میں سے گرم پانی کے چشمے نکلتے ہیں۔ اس حرارت کو بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ زیر زمین پانی کے ابلنے سے شدید دباؤ والی بھاپ پیدا ہوتی ہے زمین میں گہرا سوراخ کر کے اس بھاپ کو نکال کر ٹربائن چلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو آگے جنریٹر کو چلا کر بجلی پیدا کرتی ہے۔ بعض علاقوں میں گہرے سوراخوں کے ذریعہ پانی زمین کے اندر ڈالا جاتا ہے جو حرارت سے بھاپ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس بھاپ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جاپان، فلپائن اور امریکہ میں اس طرح بجلی پیدا کرنے کے کئی پلانٹ کام کر رہے ہیں۔

ٹھوس مادے سے براہ راست بجلی

کوئلہ اور اسی قسم کے دوسرے ایندھن کو بہت زیادہ حرارت پر اس طرح جلایا جاتا ہے کہ اس سے Ionized گیس خارج ہوتی ہے یعنی ایسی گیس جس میں بجلی موجود ہوتی ہے۔ اس گیس کو خاص طور پر تیار کی گئی مقناطیسی پائپ لائن میں سے گزارا جاتا ہے جس سے بجلی پیدا ہوتی ہے اور الیکٹروڈز Electrodes کے ذریعہ اس بجلی کو اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔ اس گیس کو جنریٹر میں بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کرنے کے بعد آگے ٹربائن میں سے گزارا جاتا ہے اور اس ٹربائن سے دوسرا جنریٹر چلا کر اور مزید بجلی پیدا کی جاتی ہے اس طریقہ کو MHD کہا جاتا ہے۔ اسی طرح شہروں کا گند اور کوڑا کرکٹ اور مویشیوں کا فضلہ جلا کر اس سے گیس حاصل کی جاتی ہے۔ امریکہ میں ایک ایسے ہی پلانٹ میں لکڑی کے چھوٹے چھوٹے بیکار ٹکڑے شدید حرارت اور دباؤ کے تحت جلا کر ان سے تیل حاصل کیا جاتا ہے۔ ان طریقوں سے آلودگی تو پیدا نہیں ہوتی لیکن ان سے توانائی حاصل کرنا خاصا مہنگا پڑتا ہے۔

مائع ہائیڈروجن

ہائیڈروجن گیس کو شدید ٹھنڈک سے مائع گیس میں تبدیل کر لیا جائے تو یہ انتہائی قیمتی ایندھن بن جاتی ہے۔ یہ بڑی آسانی سے جلتی ہے۔ بہت زیادہ حرارت پیدا کرتی ہے اور اس سے ثانوی پیداوار کے طور پر پانی بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسے مائع شکل میں آسانی سے پائپ لائنوں کے ذریعہ آگے لے جایا جاسکتا ہے۔ اور کم وزن والے آلودگی سے پاک ایندھن کے طور پر گاڑیوں اور جہازوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس عمل کو Electrolysis کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بہت بڑی مقدار میں بجلی کی ضرورت ہوگی۔ اگر وسیع پیمانہ پر یہ طریقہ کامیاب ہو گیا تو ہو سکتا ہے مستقبل میں یہ ایندھن ہر قسم کے تیل اور گیس کی جگہ لے لے اور توانائی کے بحران کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے۔

ابرق

یہ ایک قسم کی چمکتی 'شفاف دھات ہے جو ورق کی صورت میں پائی جاتی ہے۔
ابرق نام کو تو دھات ہے لیکن ہوتا ہے بڑا نرم اور ملائم اور اس کی تہوں کو بڑی آسانی سے ایک دوسری سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کا رنگ بھورا، چاندی کا سا یا نیلگوں سفیدی مائل ہوتا ہے۔ مگر اس میں چمک ہیرے کی سی ہوتی ہے۔ ہوا لگنے سے قدرے سخت ہو جاتا ہے۔ لیکن تیز سے تیز آنچ بھی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ حرارت کو روکنے کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ اسے تیل سے جلنے والے چولہوں کی کھڑکیوں اور لیمپ کی چمنیوں کے علاوہ بہت سی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔
شمالی امریکہ اور برطانیہ میں ابرق کثرت سے ملتا ہے اسے پیس کر ٹیلکم پاؤڈر بنایا جاتا ہے جو دنیا بھر میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

محترم حاجی عبدالرحمن ڈاہری صاحب وفات پا گئے

محترم حاجی عبدالرحمن صاحب ڈاہری رئیس باندھی نواب شاہ سندھ بعمر 77 سال مورخہ 11 جنوری 2001ء کو وفات پا گئے- اسی روز ان کی نماز جنازہ اور تدفین رحمان آباد سندھ میں ہوئی

محترم حاجی عبدالرحمان صاحب 25 سال سے زیادہ عرصہ سکھر ڈویژن اور نواب شاہ ضلع کے امیر جماعت رہے- نہایت اخلاص سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے- احباب جماعت آپ سے والہانہ محبت کرتے تھے- محترم حاجی صاحب خاندان مسیح موعود کے تمام افراد اور خلفاء احمدیت سے گہری محبت رکھتے تھے-

اپنے علاقہ کے احمدی اور غیر احمدی احباب میں بہت مقبول تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاملہ فہمی اور جھگڑوں کے فیصلوں کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا- آپ کی ڈاہری قوم کے افراد آپ کا بے حد احترام کرتے تھے- اور اپنے باہمی تنازعات کے فیصلے آپ سے کرواتے تھے-

آپ عرصہ سے بعارضہ خرابی جگر بیمار تھے مرحوم نے اپنے پیچھے 10 بیٹے گیارہ بیٹیاں اور ایک بیوہ سوگوار چھوڑی ہیں- اس سے قبل ان کی دو بیویاں ان کی زندگی میں وفات پا گئی تھیں-

دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور آپ کی نیکیوں کو آپ کی اولاد کو بھی جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب آنریری معلم وقف جدید گوجر خان مورخہ یکم جنوری 2001ء بروز سوموار ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں نمونیہ اور دمہ کی تکلیف کی وجہ سے بعمر 73 سال وفات پا گئے- مرحوم موصی تھے- 2- جنوری کو بیت مبارک ربوہ میں مرحوم کی نماز جنازہ بعد از نماز ظہر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھائی- بعد تدفین مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی-

مرحوم نے اپنی یادگار دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں ایک بیٹے مکرم محمد احسن اجمل صاحب مربی سلسلہ ہیں- احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے-

✿ مکرم مرزا سردار محمد بیگ صاحب مورخہ 28-12-2000ء شام ساڑھے چھ بجے مختصر علالت کے بعد بعمر 78 سال وفات پا گئے- وفات کے وقت آپ اپنے بیٹوں مکرم خالد محمود بیگ صاحب و مکرم اطہر اعجاز بیگ صاحب کے پاس شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں مقیم تھے- ان کے دونوں بیٹے ان کا جسد خاکی مورخہ 2000ء- 29-12 کو ربوہ لائے-

چونکہ آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم مرزا طیب سائر بیگ صاحب جنازے میں شرکت کے لئے کینیڈا سے آ رہے تھے- اس لئے دو دن کی تاخیر کے بعد 30-12-2000ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی- اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کروائی-

آپ ٹی آئی کالج کے پروفیسر مکرم اعجاز بیگ صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل اور مکرم مبشر محمود احمد بیگ صاحب پروفیسر نصرت جہاں اکیڈمی کے والد محترم تھے- اسی طرح مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب کے سمدھی تھے- آپ نے اپنی یادگار پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں-

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے- (آمین)-

تقریب نکاح

○ محترم عبداللطیف خان صاحب ٹورانٹو کینیڈا حال ربوہ تحریر کرتے ہیں- خاکسار کے بیٹے عزیزم ارشد خاور خان صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ قیصرہ خانم خان بنت مکرم محمود احمد خان صاحب آف ڈیریانوالہ بعوض حق مہر ایک لاکھ روپیہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید نے بعد نماز جمعہ و عصر بیت النور ڈیریانوالہ میں 12- جنوری 2001ء کو پڑھا-

عزیزم اور عزیزہ دونوں محترم مولوی محمد منشی خان صاحب سابق ریٹائرڈ معلم اصلاح و ارشاد کے پوتا اور پوتی ہیں نیز عزیزم ارشد خاور خان صاحب مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب سابق امیر حلقہ ڈوگری گھمناں کے نواسے ہیں- احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مثمر بثمرات حسنہ بنائے- آمین

☆☆☆☆☆☆

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 16 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 4 زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 17 جنوری - غروب آفتاب: 5.31

☆ جمعرات 18 جنوری - طلوع فجر: 5-40

☆ جمعرات 18 جنوری - طلوع آفتاب: 7.06

اقتدار سنبھالنے پر مجبور کیا گیا - جنرل مشرف

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ سیاسی لیڈروں کی لوٹ مار نے اقتدار سنبھالنے پر مجبور کیا- بیرون ملک فرار ہونے والے کرپٹ افراد کو کٹہرے میں لائیں گے اصلاحات کا عمل مقررہ وقت کے اندر مکمل ہو جائے گا- بہت سے محاذوں پر کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں- امن و امان کی صورتحال بہتر ہے- نواز حکومت اور موجودہ دور میں یہ فرق ہے کہ ہماری حکومت غیر سیاسی ہے- دفاعی سامان بڑے پیمانے پر برآمد کریں گے- فوج کو تین ہزار الخالد ٹینک دینے پر غور کر رہے ہیں-

امن کمیٹیاں صوبائی حکومت نے پنجاب بھر میں امن کمیٹیاں بنانے کا حکم دیا ہے- کمیٹیاں ضلع سب ڈویژن اور تھانہ کی سطح پر تشکیل دی جائیں گی- متعلقہ ڈپٹی کمشنر- اسسٹنٹ کمشنر اور مجسٹریٹ سربراہ ہوں گے- علماء اقلیتی نمائندے- تاجر سماجی کارکن اور پروفیشنلز شامل ہوں گے- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہر ماہ انٹیلی جنس کمیٹیوں کے اجلاس بھی منعقد کریں گے- جن میں سپیشل برانچ- آئی جی اور آئی ایس آئی کے نمائندے دہشت گردی- فرقہ وارانہ اور تعلیمی امور پر غور کریں گے- صوبہ بھر میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر ڈیٹا بیس بنائیں گے- جس میں اقلیتی آبادی- ان کی عبادت گاہوں اور کشیدگی کے مقامات سے متعلق معلومات ہوں گی- اسی سے مسلم اور اقلیتی صورتحال مانیٹر کی جائے گی-

مذاکرات جلد ہونے چاہئیں بھارتی ہائی کمشنر کی چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے ملاقات ہوئی- دونوں ملکوں کے درمیان حکومتی سطح پر یہ پہلا باقاعدہ رابطہ ہے- وائس آف جرمنی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بات چیت سے موجودہ صورتحال بہتر ہو سکتی ہے- ان حالات میں بھارتی وزیراعظم واجپائی پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کو بھارت کے دورہ کی دعوت دے سکتے ہیں- بی بی سی نے اس ملاقات پر اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ حالیہ ہفتوں کے دوران پاکستان اور بھارت کی حکومتوں نے اعتماد کی فضا بحال کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں یہ ملاقات بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے- مذاکرات کے لئے راہ ہموار کی جا رہی ہے- جنرل پرویز مشرف نے بھارتی ہائی کمشنر سے کہا کہ مذاکرات جلد ہونے چاہئیں-

پورا پنجاب دھند لا گیا ملک بھر میں شدید سردی اور دھند کا زور برقرار ہے- سورج دوپہر کے وقت بھی دھند میں کھویا رہا- لوگ دھوپ کو ترس گئے ہیں- ٹرینیں اور پروازیں لیٹ ہو گئیں- لاہور میں ٹمپریچر 4.5 سینٹی گریڈ ہو گیا- صوبائی دارالحکومت میں تیز ہوائیں چلتی رہیں- دھند کے باعث گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکراتی رہیں- ٹریفک حادثات میں 4 ہلاک اور 33 زخمی ہو گئے- محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ سردی کی لہر کئی روز جاری رہے گی-

مجرموں کو پناہ نہیں ملے گی وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین نے کہا ہے کہ سیاست کی آڑ میں مجرموں کو پناہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی- فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے علماء اور حکومت کے نمائندوں پر مشتمل قومی کمیشن قائم کیا جائے گا- متوازی حکومت بنانے اور اسلام آباد کی طرف مارچ کرنا اچھی باتیں نہیں جہاد پر حکومت کا موقف مضبوط ہے مگر جہادی تنظیموں کا ملک بھر میں پھرنا- بینرز لگانا اور ہتھیاروں کی نمائش بھی اچھی بات نہیں- کوئی جماعت اجتماع کرنا چاہتی ہے تو امن و امان کا خرچہ بھی برداشت کرے- وزیر داخلہ نے دینی جماعتوں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایسی بات نہ کہی جائے جس سے دوسروں کی دل آزاری ہو- جن باتوں پر تمام مسالک کا اتفاق ہو انہیں عام کیا جائے- کانفرنس سے محمود غازی ڈاکٹر اسرار- منور حسن سمیع الحق اور نیازی نے بھی خطاب کیا-

شہری ترقی کے منصوبے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ملک میں جدید طرز زندگی کا فروغ اور عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے- شہری ترقی کے منصوبوں میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی- مشکلات کے ازالہ کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے-

سات ارب روپے کی بے قاعدگیاں پاکستان سٹیل کراچی کے 1994-97ء کے تین سالہ حسابات میں سات ارب روپے کی بے قاعدگیاں پائی گئی ہیں- یہ بات آڈیٹر جنرل کی آفس رپورٹ میں بتائی گئی ہے- نیشنل شپنگ کارپوریشن کے حسابات میں بھی چار ارب روپے کی کرپشن کے ثبوت ملے ہیں-

کیا حضور ایدہ اللہ کو دعائیہ خط آپ نے اس ماہ لکھا؟

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

طالبان سے مذاکرات امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کارل انڈرفرتھ نے کہا ہے کہ پابندیاں افغان مسئلے کا حل نہیں - ہم طالبان سے مذاکرات کیلئے تیار ہیں- مسئلے کا فوجی حل ممکن نہیں- افغانستان پر پابندیاں اپوزیشن کی حمایت کیلئے نہیں بلکہ طالبان کی طرف سے اسامہ کو پناہ دینے اور دہشت گردی کی حمایت کے خلاف عائد کی گئیں- افغانستان منشیات اور دہشت گردی کا مرکز بن چکا ہے- عالمی برادری افغانستان کی تعمیر نو میں طالبان کی مدد کرنا چاہتی ہے- طالبان اسامہ کو ملک بدر کر دیں تو خیر مقدم کریں گے-

جنگ بندی خطرہ میں بھارتی وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے خبردار کیا ہے کہ اگر حریت پسندوں کے حملے جاری رہے تو جنگ بندی خطرہ میں پڑ جائے گی- فاروق عبداللہ پر حملہ پاکستان نے کرایا- ہم ماننے کو تیار نہیں کہ مجاہدین پر پاکستان کا کنٹرول نہیں-

پاکستانی کوششوں کے حامی ہیں- ترکی نے کشمیری عوام کی جدوجہد اور مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پاکستان کی کوششوں کی حمایت جاری رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ اس مقصد کے لئے ہونے والی مثبت پیش رفت کا سلسلہ جاری رہے گا- ترک حکومت پاکستان میں سرمایہ کاری کے لئے کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے-

یونان میں طوفان یونان میں طوفان سے 10 ہلاک اور 5 افراد لاپتہ ہو گئے- سینکڑوں مکانات زیر آب آ گئے ہیں- لاپتہ افراد کی تلاش جاری ہے-

ہیلی کاپٹر تباہ منگولیا میں اقوام متحدہ کے عہدیداروں کو لے جانے والا ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا- 10- افراد ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے- حادثہ دارالحکومت سے ایک ہزار کلومیٹر شمال مغرب میں پیش آیا-

اعلیٰ سطحی مذاکرات منسوخ فلسطین اور اسرائیل کے درمیان اعلیٰ سطحی مذاکرات اچانک منسوخ ہو گئے ہیں- مذاکرات کی منسوخی کا فیصلہ غزہ سٹرپ میں ایک یہودی آبادکار کی ہلاکت کے بعد کیا گیا- اسرائیلی فوج نے غزہ ایئرپورٹ شاہراہیں اور بارڈر بند کر دیئے-

3 مجاہد شہید- بارہ مولا میں بھارتی پولیس کے ساتھ جھڑپ کے دوران 3 مجاہد شہید ہو گئے جبکہ تین پولیس اہلکار زخمی ہو گئے-

پاک افغان سرحد کھول دی گئی پاک افغان سرحد کچھ دیر کے لئے کھول دی گئی- اس دوران 48 سو افراد جن کے پاس باقاعدہ سفری دستاویزات تھیں پاکستان میں داخل ہو گئے- جبکہ ایک ہزار افراد غیر قانونی طور پر داخل ہوئے- 3700 افراد پاکستان سے افغانستان روانہ ہو گئے-

کنٹرول لائن کا احترام چاہئے بھارتی آرمی چیف نے کہا ہے کہ کنٹرول لائن کا احترام ہونا چاہئے آزاد کشمیر پر حملہ کے حق میں نہیں- جنگ بندی سے کئی طریقوں سے فائدہ پہنچا ہے- اسے جاری رکھنے کے حق میں ہوں- چین کے ساتھ کشیدگی پیدا ہو رہی ہے-

عطیۂ خون
خدمت بھی ثواب بھی

بقیہ صفحہ 1

گناہ کے لفظ منہ سے نہ نکالو- کیا تم سے پہلے قومیں نہ تھیں؟ کیا تمہارے پہلے عزیز اور رشتہ دار نہیں تھے؟ جب تھے تو اس نئی جماعت کے بننے کی کیا ضرورت تھی؟ جسے تم قوم قوم کہتے ہو- تم خوب یاد رکھو کہ قوم کوئی چیز نہیں ہے- خدا تعالیٰ ہی ایک چیز ہے- پس تمہارے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہوں- تمہاری ایک ایک حرکت اٹھنا بیٹھنا' چلنا' پھرنا' سونا جاگنا سب کچھ خدا کے لئے ہی ہو- اگر تم ایسا کرو گے تو یقیناً یقیناً تمہارے اعمال کے نتیجے بڑھ چڑھ کر نکلنے شروع ہو جائیں گے-

(انوار العلوم جلد دوم ص 243)

⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘

بقیہ صفحہ 2

2-45 p.m.	اردو کلاس نمبر 48
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس
5-05 p.m.	تلاوت- خبریں-
5-45 p.m.	چائنیز سیکھئے-
6-10 p.m.	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات-
7-10 p.m.	بنگالی سروس-
8-10 p.m.	خطبہ جمعہ-
9-25 p.m.	چلڈرنز کلاس-
9-55 p.m.	جرمن سروس-
11-05 p.m.	تلاوت-
11-15 p.m.	اردو کلاس نمبر 49

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو
نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو
علی تکہ شاپ
اقصیٰ روڈ ربوہ- پروپرائٹر- محمد اکبر

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان 37/19 دارالرحمت وسطی ربوہ
برقبہ دس مرلہ جو دو بیڈروم ڈرائنگ روم اٹیچ باتھ
کچن وغیرہ پر مشتمل ہے نیز تمام سہولیات بجلی
گیس پانی وغیرہ میسر ہیں
رابطہ- شیخ مبارک احمد 212479 ☎
ناصر احمد جھنگ 614585 ☎

اکسیر موٹاپا
موٹاپا کو دور کرنے کے لئے
جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ
ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک ہے-
قیمت فی ڈبی -/50 روپے کورس تین ماہ (3 ڈبیاں)
بذریعہ ڈاک منگوائی جاسکتی ہے- ڈاک خرچ -/30 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
فون نمبرز 212434-211434

نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو
ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
ناغہ بروز جمعہ
اوقات 9 تا 5 بجے شام
مقبول ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
مخیر حضرات ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کرکے دکھی انسانیت کی خدمت کریں
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
☎042-6306163
بس سٹاپ بستان افغاناں- تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

NAZAR ALI QASIM ALI
JAMICA GARMENTS
MANUFACTURERS OF CHILDREN GARMENTS
FACTORY: PLOT No. 7, BLOCK No. 1, YASEEN ROAD, KAREEM PARK LHR Ph: 7723838
SHOP: AFZAL PLAZA FIRST FLOOR NEAR RANG MAHAL CHOWK. LHR Ph: 7669955-7639540

جدید دور کی جدید ترین ادویات GHP کے مفید ترین ہومیوپیتھک مرکبات
بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
GHP-246/GH
لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مسلسل استعمال سے سر کی جلد اور سر کے بال دونوں صحت مند ہو جاتے ہیں اسکے مختلف اجزاء بالوں کو قدرتی غذائیت فراہم کرتے ہیں۔ جس کی بدولت بالوں کا وقت سے پہلے گرنا ٹوٹنا یا سفید ہونا رک جاتا ہے۔ خشکی ختم ہو جاتی ہے، دماغ کو طاقت ملتی ہے اور بے خوابی، سر درد دور کرنے میں مددگار ہے۔ الغرض یہ تیل بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے
موٹاپا ایک سنگین مسئلہ
فائٹوبی کمپلیکس ایک مؤثر حل
GHP-313/GH یا GHP-413/GH
گولیاں قطرے
موٹاپا- وزن اور پیٹ کم کرنے نیز جسم کی زائد چربی، پانی اور کولیسٹرول کم کرنے کیلئے نہایت مؤثر دوا
فائٹوبی کمپلیکس جسم کے غدود کا فعل درست کرکے فاضل پانی جسم سے خارج کرتا ہے اور کھل کر پیشاب لاتا ہے۔ اس طرح جسم سے زائد چربی اور نقصان دہ رطوبات تحلیل کرکے جسم کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر موٹاپا، وزن اور کولیسٹرول کم کرنے کیلئے بے ضرر اور نہایت مفید دوا ہے۔
ڈاکٹرز اور سٹورز کیلئے خاص رعایت پوٹینسی اور ادویات کا آرڈر جلد ارسال کریں تاکہ ہم نئے سال کا خوبصورت کیلنڈر بھجوا سکیں
تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399
خصوصی رعایت کیساتھ